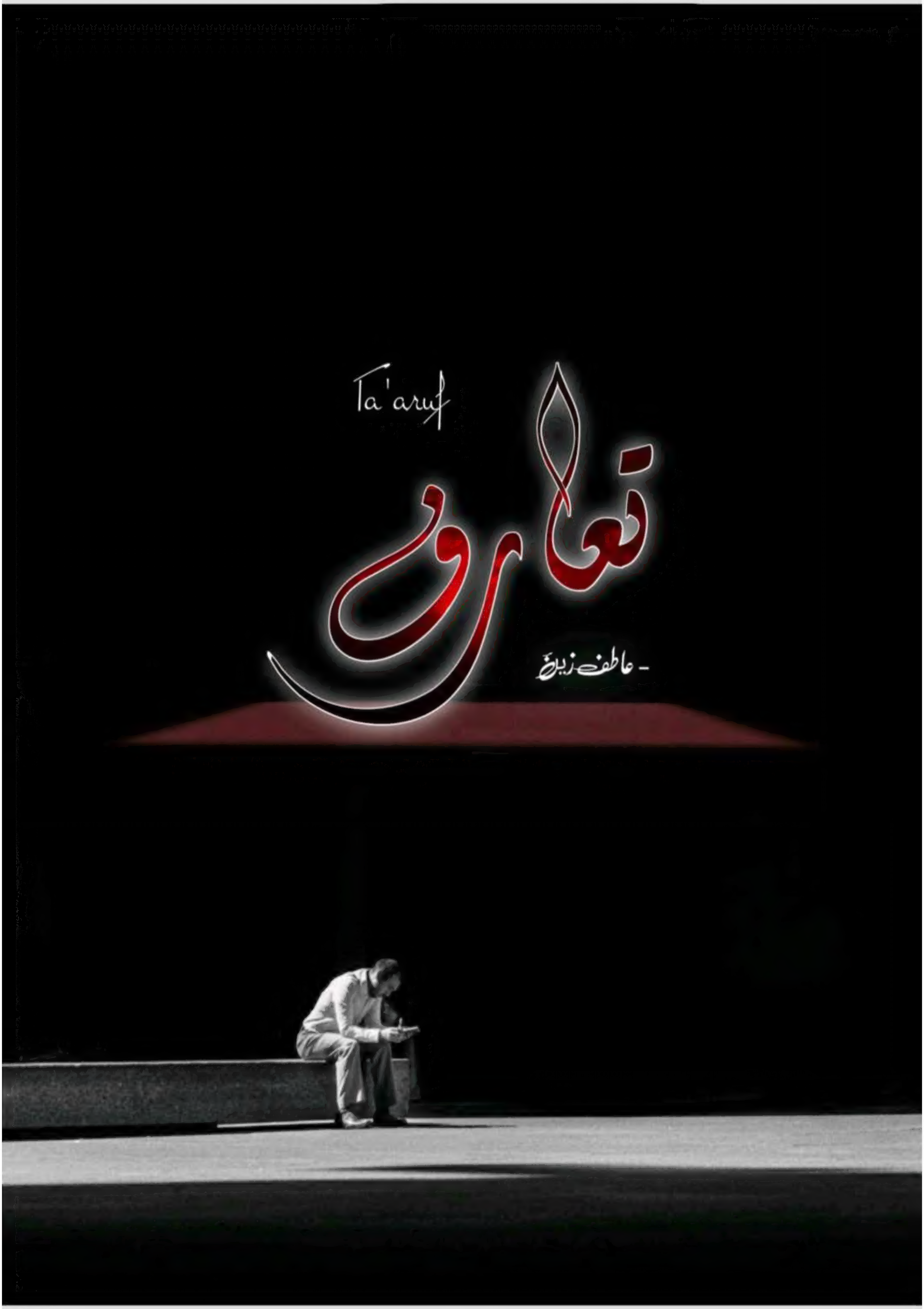
Ta'aruf
تعارف
- عاطف زین

"کر کے تباہ اپنی زندگی کو زینؔ کرتا ہے یوں اب تعارف اپنا"

تعارف

"زمانے بھر میں بھٹکے ہیں یہ عاشق مزاج دیوانے
جو کرتے ہیں ادا اکثر یوں بربادی کے پیمانے

ہوا ہے زینؔ فنا اس پر جو اک مثالِ فریبی ہے
یوں کرتا ہے اب رو رو کر یہ شعر و شاعری کے پروانے "

-کیوں نہیں آیا ؟

اے دلِ زار ہے میری تمنا
اب تیری الفت کا مجھے

تیرے دید کا میں منتظر
یہ مجھے چین کیوں نہیں آیا

یہ میرے عشق کی اک جستجو
تیری چاہت کا میں منتظر

یہ میرے صبر کا اک راستہ
یہ مجھے چین کیوں نہیں آیا

تھی میری اس چاند سے محبت
ہاں ستاروں کا میں باغی

میری آنکھوں کی تھی قربانی
یہ مجھے چین کیوں نہیں آیا

اب لڑ پڑا ہے یہ دل اے زینؔ
تجھ سے ہے اک آرزو

کے میں رہ گزر تھااسکا
یہ مجھے چین کیوں نہیں آیا

اک آہ۔

اب نہیں ہے کوئ واسطہ
تیری قربت کا مجھے

منتظر رہ کے بھی
کوئ سکونِ دل کب تھا

تو تھی میری جانِ ادا
ماضی میں ہر دم

اب یادوں کے علاوہ
کوئ احساسِ وفا کب تھا

میری محبت کے افسانے
ہیں زمانے میں یوں مشہور

اب سزاوری کے علاوہ
کوئی گمانِ رضا کب تھا

وہ بن بیٹھی ہے الفت
اب کسی اور کی زینؔ

نادان تھا ہر سو تو
کوئ تیرا ہمراہ کب تھا

کاش

کاش میں محبت کے
گلستاں میں انتشار کرتا

وفا نہ ملتی مگر شاید
سے یوں میں انتظار کرتا

خدا سے خدا تک
کا یہ انوکھا سفر

اسکی چاہت کا میں
یوں نہ اعتبار کرتا

اب وفا کر وفا سے
وفا بن کہ تو زین

خدا را کرم کر
میں اس پے اقتدار کرتا

زندگی!

سکونِ زندگی تھی وفائے دل تھا
پھر کامیاب زندگی میں یہ ادھورا سا خواب کیوں تھا

ملے وقت تو سوچنا کہ یہ انتشار کیوں تھا
فراقِ محبت میں تباہ دل کیوں تھا

لاکھوں ستارے تھے اس جہاں میں مگر
نہ جانے مجھے عشق صرف اس چاند سے کیوں تھا

وہ بے وفا تھی میری محبت میں یہ جان کر
صرف تنہا مجھ پر یہ مرضِ وفا کیوں تھا

ائے زین شرم کر سراپا تو خد پر
اس کمبخت دنیا میں تو نادان کیوں تھا

ابھی ابھی۔

یوں تو ابھی ابھی
اپنانے لگا تھا اسکو

میرے اس دلِ گلستاں میں
سجا رہا تھا اسکو

نہ جانے کیوں اچانک سے
بکھرنے لگا میرا یہ گلستاں

شاید سے کوئی
بے وفا رلا رہا تھا اسکو

یہ عظمت بھی کیا عظمت ہے زینؔ
وہ چہرا پھیرتے گئے ہم سے

اور میں کمبخت اپنی
وفا داری دکھا رہا تھا اسکو

میں !

اب کیا سناؤ میرا حال دل کا
اک بلا میں ایسے میں مچل رہا تھا

میں عشق راہی جو ٹہل رہا تھا
اک گماں میں ایسے میں سھل رہا تھا

یوں ستارہی ہے مجھے اب یادئیں اسکی
فنا میں جیسے کہ دم نکل رہا تھا

اک ہوا یوں آئی کہ بدل گیا میں
لگا کہ ہر سو یوں میں غزل رہا تھا

یہ عشق!

راحت نہ ملی مجھے
یہ عشقِ وفا سے اب

آنکھوں سے تھے جاری
اسکی چاہت کی ندیاں

وہ نہ ملا مجھے ہر سو
تو اب کیا تکلف

دل میں جو بسی ہے
اسکی یادوں کی گلیاں

جب عشق نے کی عشق سے
عشق کی ایک گفتگو

برباد ہوا زین لٹا کہ
اپنی ساری خوشیاں

حال

وفا داری کے اس جنگ میں ہارا ہوا ہوں
امیدوں کے پھندوں میں لٹکا ہوا ہوں

اب نہ جانے کیا ہوگی میری آخری منزل
محبت کے دھاگوں میں بندھا ہوا ہوں

ڈھونڈتا جو ہوں میں اپنے ہی آپ کو
اسکے خیالوں کے آنگن میں کھویا ہوا ہوں

وہ تنہا اک چاند تھی اس پورے جہاں میں
اور میں ستاروں کے مانند میں پھیلا ہوا ہوں

فنا ہو گیا میں ۔

تنہا یوں تنہائی میں کھویا ہوا ہوں
فراقِ محبت میں فنا ہو گیا میں

یوں رخ سے اٹھا کر وہ جب اپنی
نگاہ سے نگاہی تو فنا ہو گیا میں

تڑپ کر سراپا یوں میں کہنے چلا
قرارِ محبت پہ فنا ہو گیا میں

یوں کھویا ہوا ہوں یہ دنیوی عشق میں
ترکِ خدائی پہ فنا ہو گیا میں

الجھا ہوا ہوں یوں ہر سو میں زینؔ اب
یہ عشق وفا میں فنا ہو گیا میں

اک اجنبی تھی

ہوا یوں کہ اک حسین شب تھی
اک مہک جو ایسی کہ ہر طرف تھی

میں عشق راہی جو ٹہل رہا تھا
لگا کے ہر سو اک چاندی تھی

وہ آئی ایسے جب رخ کو اٹھا کر
قسم خدا کی کیا روشنی تھی

جھوم اٹھا ہے یہ میرا آنگن
کہ چار سو جہاں یوں نگمگی تھی

چاہ ایسی کہ سب فنا ہو اس پر
جیسے وہ قلم سے نکلی ہوئی اک شاعری تھی

نہ ہو فدا زینؔ اس سرسری پر
کہ وہ گھر پے آئی ہوئی اک اجنبی تھی

اک سوال ؟

یوں تو میں بھی محبت کرنے چلا تھا
اپنی زندگی کو داؤ پر لگانے چلا تھا

پھر یاد آیا کہ گر دل ٹوٹ گیا تو
میں اپنے ہوش و ہواس کہیں کھو گیا تو؟

واپس ہوا میں یہ سوچ کر زینؔ
کہیں میں بے وفاؤں سے لٹ گیا تو؟

کیسے

محبت ہوگئی تو ٹھکرائیں کیسے
اب اس کمبخت بلا کو ہم سہلائیں کیسے

کر رہی ہے فنا نہ جانے یہ کیوں مجھے
اب اس بے جان سے ہم گڑگڑائیں کیسے

میری تنہائی کی ہے بس یوں اک کہانی
کہ ہم اپنے آپ کو یہ سمجھائیں کیسے

وفاداری کی اس راہ میں ہم یوں گم گئے
اب تنہا اس بے صبر دل کو ہم منوائیں کیسے

اک خواب تھا جسمیں وہ رہتے تھے ہر دم
اب نیند کے ہم منتظر اسکو بلوائیں کیسے

یوں ٹوٹا پڑا ہے میرا یہ دل اب زینؔ
بکھر گئے ہیں تو اسکو ہم ملوائیں کیسے

تڑپایا گیا ہوں

راہ محبت پر ٹہلتا ہوا میں
ہر سمت جہاں میں تڑپایا گیا ہوں

وفائے محبت کا میں تنہا تھا تاجر
عشق کے بازار میں ٹھکرایا گیا ہوں

احساسِ محبت کا میں اک گمنام شاعر
اسکی چاہت کے انتظار میں پچھتایا گیا ہوں

یہ عشق قطرہ نہیں اک گہرہ سمندر ہے زینؔ
نادان تھا ہر سو میں الجھایا گیا ہوں

تیرا اک نام اٹھا

دل کے محلہ میں اک کہرام اٹھا
فقط جو بھی تھا وہ سرِ عام اٹھا

ہر سمت تھے جہاں نہ امیدی کے بادل
اچانک دل و جاں میں اک پیغام اٹھا

یہ الفت یہ محبت یہ چاہت یہ راحت
سن کر دل باغ میں تیرا اک نام اٹھا

خواب

اعتبار تھا ان محبت میں اک وفا دار کا
زندگی کے سارے سفر میں جیسے اک سایہ دار کا

یوں تو کافی نہیں تھا انکی اتنی فکر کرنا
ہر دل جو دیوانہ تھا انکے دیدار کا

زینؔ اب نادان بن بیٹھا ہے انکی محبت میں
اور وہ کر رہی تھی کردار میری زندگی میں اک اداکار کا

برباد

آزمائشِ زندگی میں نا اہل رہا
فراقِ محبت میں جو ڈوبا رہا

نہ جانے وہ کیسی کشمکش تھی جو پھیلتی گئی
سراپا بدنام مجھے کرتی گئی

دلِ باغ وقت ہے ابھی بھی سنبھل جا
فریبِ محبت سے تو اب مکرجا

یہ بے وفا دنیا سے تو امید نہ رکھ
یہاں سانسیں بھی بکتی ہیں کچھ تو شرم رکھ

اک صفر

وہ کہتے گئے اور ہم سنتے گئے
نہ جانے کیوں ہمیشہ عمل کرتے گئے

اک وقت تھا ایسا کہ مشکل تھا بچھڑنا
پھر نہ جانے کیوں وہ اپنے راستے اور ہم اپنے نکلتے گئے

پھر جب جاری رہا انکی یادوں کا سلسلہ
ہم اپنے ہی آپ میں کہیں گُھلتے گئے

ملنا تو چاہتے تھے ہم ان سے بارہا
نہ جانے کیوں وہ ہم سے منہ پھیرتے گئے

اب آخر میں اک تھکا ہارا سا ہوں میں زینؔ
پھر اک نئی زندگی کے سفر میں چلتے گئے

اک نصیحت!

اک بار میری یہ بات سن کے تو دیکھو
محبت پیاری ہے تو آزما کہ تو دیکھو

اور کیا کہا کہ وہ بے وفا نہیں ہے
اپنی معصومیت سے تھوڑا ہٹ کے تو دیکھو

اچھا تو کبھی دھوکہ نہیں کھائے ہو
اک بار تم کسی سے عشق کر کے تو دیکھو

لگتا ہے امیدِ وفا بہت زیادہ ہے تم میں
اک بار وفاداری کے جنگ میں مر کے تو دیکھو

۔کوئ آیا ہے کیا ؟

ہوا روشن یوں میرا یہ دلِ گلستاں
کوئی رہبر کوئ رہنما آیا ہے کیا ؟

راہِ وفا میں کھویا ہوا ہوں
کوئی راہ رو کوئی ہمراہ آیا ہے کیا ؟

عشقِ فانی میں گزر رہی ہے میری زندگی
کوئی منقذ کوئی فریاد آیا ہے کیا ؟

ٹوٹا ہوا ہے میرا یہ درِ دل اب زینؔ
کوئی حاکم کوئی غمگسار آیا ہے کیا ؟

ہم نے !

ائے میری مہجبین
شب و روز تیرے انتظار میں گزارا ہم نے

کاوش, معزرت, تجسس, کیا برداشت نہیں کیا
تیری محبت کے فراق میں اپنی زندگی لٹائی ہم نے

تو اک بے خودی ہے جسکا کوئی مقام نہیں
پھر بھی احترام سے تیرا نام لیا ہم نے

زینؔ اب افسردہ ہے تیری آغوشِ محبت میں
تیرے دید کا میں منتظر شب انتظار میں گزارا ہم نے

کیوں ہے ؟

اۓ محبت تو اتنا ستاتی کیوں ہے
نہیں ہے وفا تو دکھلاتی کیوں ہے

تجھ سے عشق ایسی کہ سب لٹا دوں
سب جان کر بھی تو اتنا رلاتی کیوں ہے

کر ہم پہ تھوڑا سا تو رحم
اپنے جھوٹے وعدوں کو اتنا دکھاتی کیوں ہے

مانا کہ تجھ میں طاقت بہت ہے
لیکن ہم کمزوروں پر اتنا چلاتی کیوں ہے

کوئ تماشہ تو نہیں ؟

مسئلہ یہ ہے کہ ہم اندر ہی اندر فنا ہورہے ہیں
کیا کریں تباہ دل کوئی تماشہ تو نہیں

کر کے برباد ان کے فراق میں اپنی زندگی کو ہم
اب کیا کریں کردارِ وفا کوئی تماشہ تو نہیں

وہ اک چاند تھا جسے تاکتے رہتے تھے ہم رات بھر
قربان کئے کئی راتوں کو ہم ظالم یہ کوئی تماشہ تو نہیں

اب وہ پوچھتے ہیں کیا تمہیں ہم سے سچ میں محبت تھی
اب کیسے کریں اندازِ بیاں ہم قرارِ محبت کوئی تماشہ تو نہیں

شکایتیں ہیں ہم کو بہت کہ تم سے محبت ہوگئی ہمیں
کیسے روکتے اپنے آپ کو ہم کمبخت تمہاری ادا کوئی تماشہ تو نہیں

کیا کریں اتنے غموں کو چھپا کہ اب ہم
فنا تو ہو گئے ہی زینِ اظہارِ غم کوئی تماشہ تو نہیں

کیا کریں ؟

اب وفا کر کے جو جفا ملا ہے کیا کریں
شکایت کر کے بھی کوئی جواب نہ ملا تو کیا کریں

بیچین گی تو بہت تھی میرے دل میں ''یعنی''
کردار وفا میں ہم لٹ جائیں تو کیا کریں

کیا کسی کے خاطر تڑپنا بھی عشق ہے ''نہیں''
گر اسی تڑپ میں ہم مرجائیں تو کیا کریں

یہ محبت کی کہانیاں بہت مشکل ہیں ''ورنہ ''
ہر نفس اس میں گم جائیں تو کیا کریں

گزاری ہم نے کئی گم نام راتیں اۓ زینؔ
"شاید" وہ جفا کی امید لگا بیٹھے ہیں اب تو ہی بتا ہم کیا کریں

ہوا کیسے ؟

یوں لکھ لکھ کے اسکی بے وفائی پہ اشعار میں
اب کر رہا ہوں سوال خود سے کہ یہ ہوا کیسے

اک سوچ میں مبتلا ہوں غمِ شام میں ایسے
اک نادان سا تھا میں اب گمنام ہوا کیسے

یہ عشق یہ اذیت یہ محبت کی کہانیاں
انجان تھا ان سب سے میں اب مجرم ہوا کیسے

یہ بے وفاؤں کا بازار جو دھوکہ سے چلتا ہے
اۓ وفاداری کے تاجر یہاں ترا آنا ہوا کیسے

انتظار کی انتہا اب یوں اختتام کو پہنچی
صبر بھی چلا گیا زینؔ اب تو مجرم ہوا کیسے

الگ ہے!

مری تنہائی مرے خوابوں سے الگ ہے
مرے الفاظ مرے کردار سے الگ ہے

تھک گئے ہم اب برداشتِ اذیت سے
اب مرے انداز مرے افکار سے الگ ہے

خانۂ محبت اک بری بلا ہے شاید
مرے ہموار مرے آثار سے الگ ہے

اب لکھ رہا ہوں میں یہ عشق کے افسانے
مرے اشعار مرے معیار سے الگ ہے

صبرِ ساقی میں پی کر زینؔ سمجھا رہا ہوں خود کو
اب مرے اقرار مرے اظہار سے الگ ہے

۔کرتے کرتے!

ہم چلے اس فانی میں وفا کرتے کرتے
کبھی راہ رو کبھی ہمراہ یوں غلا کرتے کرتے

جب خدا نے عطا کی ہمیں اک محبوب زندگی
ہم گرز گے اس جہاں میں گناہ کرتے کرتے

ان چار سازوں کے علاوہ اب کوئ صحبت ہی نہیں
ہم بس گئے اس تنہائی میں یہ گمان کرتے کرتے

یوں نظروں کو جھکا کر ذکر خداوندی میں
بہائےئ کئ قطروں کو ہم فریادِ معافی کرتے کرتے

کیسے کریں اب گلا اس اہل دل سے ائے زینؔ
عظمت بھی کرتے تھے مگر شاید جفا کرتے کرتے

داستانِ گل

گزر رہی ہے راتیں اب گلستاں میں ایسی
شاید کہ گلِ محبت اب بکھر ہیں

ہم تھے اک گلدان جو انتہائی خوش نما
اب گر رہے ہیں مثلِ پنکھڑی اور بکھر رہے ہیں

تھی اگر جفا کی آرزو ہم سے تو کیوں توڑا ہمیں
اب ہو رہے ہیں تباہ ہم اور بس ضرر رہے ہیں

لگا کہ امیدِ وفا ہم چلے ان کے صحنِ دل میں
پر کیا خبر تھی کہ ہم بس اب مکر رہے ہیں

اب کیا شکایت ہے زینؔ تری اس دارِ فانی سے
بس اک خدا کی راہ میں ہم یوں صفر رہے ہیں

احوالِ زندگی

یہ احوالِ زندگی کافی ہیں میرے اقوال بیان کرنے کو
خدا را ہم کیا تھے کیا ہوئے اور کیا ہوگئے

اور یہ قربتِ تنہائی ہمیں یوں کھانے لگی
کہ زندگی کی کہانیوں میں ہم بس بدنام ہوگئے

یوں خیالوں میں بھٹکی ہے میری یہ انمول زندگی
کبھی روئے تو کبھی رلائ اور یوں ہی سزا ہوگے

یہ وفا و اخلاص کے افسانے ہمنے نبھاکہ دیکھ لیا
اب بس اک قلم اور اک کتاب لئے اور فنا ہوگئے

انکی دید کے خواطر نہ جانے کتنی راتیں گزاری ہم نے
پھر جب وہ آئے تو یوں اے کہ ہم ان سے خفا ہوگئے

یہ ازیت بھی کیسی ازیت ہے زینؔ کہ ہمیں کوئ گلا نہیں
نہ جانے کب انکے انتظار میں ہم یوں تباہ ہوگئے

احساس

ہم ٹھرے ستم گر اس اہلِ دل کے
کیا خبر تھی کہ ہم بس ٹھرائے گئے ہیں

امیدوں کی کہانیوں میں ہم ڈوبے ہوئے
اب بس انکی یادوں میں الجھائے گئے ہیں

ہم بن بیٹھے تھے گلستاں انکی محبت میں ایسے
پھر اچانک سے لگا کہ ہم بس جلائے گئے ہیں

ہم تھے اک تاجر عشق و وفا کے ہر دم
پر کیا خبر تھی کہ ہم بس لٹوائے گئے ہیں

اب بیٹھا ہے زینؔ لیکے کچھ قلم اور تختیاں
یوں رو رو کہ لکھ رہا ہے کہ ہم تڑپائے گئے ہیں

ہم نے !

رخِ آئینہ جب اپنے چہرہ کو کیا
پایا اک غفلت کو یوں شفاف ہم نے

قربتِ تنہائی اک مرض ہے شاید
کہ دنیا سے یوں اپنا دل پھیرا ہم نے

کر کر کے اظہارِ عشق جب ہم تھک گئے
بس نکلے اُس راہ سے اور چل دیا ہم نے

وفا اخلاص اور کیا ہے اس محبت میں
جب سب نبھا کہ دیکھا تب اک دکھ پایا ہم نے

جب وہ کہتے تھے زینؔ کہ ہم ان کی محبت ہیں
مسرت میں نہ جانے کتنی راتیں گزاری ہم نے

تمت